مورخ

شام کے ساڑھے پانچ بجے اور کچھ نہیں ہوا
ندی کے پانی کا شور بڑھا
اور یخ ہوگئی فضا
اس کی انگلیوں کی طرح
پہاڑی راستوں پہ چلنے کی عادت نہ ہو
تو منزل سرک سرک کے پیچھے ہٹتی جاتی ہے---
بانسری کی آواز سننے کو جی چاہے
تو آنکھیں بند کرلو
اور اس علاقے کی لوک کہانی میں داخل ہو جاؤ---
لڑکیوں کی ہنسی نے مورخ کے قدموں کو روکا
لوک کہانی اپنے انت کو پہنچی
اور کوئی زندہ نہ بچا---
تاریخ لکھنے والے کو مردہ چیزوں سے محبت ہے
اس نے جس چیز کو چُھوا
وہ بے جان ہوگئی
لڑکیوں کی ہنسی باقی رہ گئی
پھر وہ بھی ہنسا
اور اس لمحے میں اس نے مردہ تاریخ کے اوراق لکھے
اور ماضی کو زندہ کردیا---
ہر پتھر، ہر پیڑ، ہر پتے، ہر انسان، ہر لمحے کا اپنا اپنا ماضی ہے
ایک دُوسرے سے الگ
جیسے جس پتھر پر مورخ بیٹھا ہے
اس کا ماضی اس پتھر سے الگ ہے
جس پر کوئی نہیں بیٹھا
شام کے ساڑھے پانچ بجے کا بھی ایک ماضی ہوگا
کتنا گمبھیر ہوگا یہ!
مگر اتنی گوڑھی داستان کون لکھتا ہے